رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

The Weekly Badr Qadian

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۱

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔ ۷
ششماہی ۔۔۔۔ ۴
بیرونی ممالک ۔۔۔۔ ۸
فی پرچہ ۔۔۔۔ ۱۵

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری
نائب فیض احمد گجراتی

۷ صلح ۱۳۴۴ ہش	۳ رمضان ۱۳۸۴ھ	۷ جنوری ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۶ جنوری ۹½ بجے صبح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ڈاکٹری رپورٹ ۔ کل بےچینی کی تکلیف زیادہ رہی ۔ رات دوائی کھانے سے نیند نسبتاً بہتر ہے۔" احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درد دل کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۔ ۳۰ دسمبر ۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی ۔ ان کا نکاح مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۴ء کو صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ہوا تھا ۔

بارات تیسرے پہر چار بجے قصرِ خلافت سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں روانہ ہوئی ۔ تقریب رخصتانہ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی کوٹھی پر عمل میں آئی ۔ (باقی صفحہ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا تہترواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ ختم ہوگیا

ربوہ کی مقدس سرزمین میں اسلام و احمدیت کے ایک لاکھ سے زائد فدائیوں کا فقید المثال اجتماع

پاکستان کے علاوہ یورپ افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ سے اسلام و احمدیت کے ہزاروں شیدائیوں کی شرکت

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی غیر معمولی کثرت ۔ روحانی ذوق و شوق اور ولولۂ عشقِ الٰہی کے ایمان افروز مناظر

ربوہ ۔ جماعت احمدیہ پاکستان کا ۷۳واں جلسۂ سالانہ جس کی خالص تائیدِ حق اور کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اور جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے، حسب پروگرام ۲۶ دسمبر کو نو بجے صبح شروع ہوکر دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی تابندہ روایات کے ساتھ آئندہ سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے ۲۸ دسمبر بروز سوموار ساڑھے چار بجے سہ پہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا ۔ اس مقدس و مبارک موقعہ پر جو آسمانی وعدوں کے مطابق غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان خدائی نشانوں کا حامل تھا نہ صرف پاکستان کے کونے کونے سے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے آئے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ایک لاکھ سے بھی زائد فدائی دیوانہ وار اپنے مرکز کی طرف کھنچے چلے آتے اور ۔۔۔ سے آئے اور پہلے سے بڑھ کر اس قدر کثیر تعداد میں آئے کہ قُدُّوس ازلی کی پیشگوئی یاتیک مسعیاً کا پرکیف نظارہ ایک دفعہ پھر آنکھوں کے سامنے آکر

یاتون من کل فج عمیق و
یاتیک من کل فج عمیق

کے خدائی وعدہ کو پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کرنے اور اس طرح احمدیت کی صداقت کو روز روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب ہوا شمع احمدیت کے ان ایک لاکھ سے بھی زائد پروانوں کو ان بابرکت ایام میں ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سے غیر معمولی طور پر مستفیض ہونے کے علاوہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے کے انمول مواقع میسر آئے ۔ اور وہ حسب استعداد علم و عرفان اور ایک پاک تبدیلی کی دولت سے مالا مال ہوکر اپنے گھروں کو واپس لوٹے ۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

کامیابی و ترقی کا خدائی وعدہ اور اس کا مہتم بالشان ظہور

جماعت احمدیہ کے ہر جلسۂ سالانہ کی طرح جو خدائی منشاء اور اس کے اذن کے ماتحت گذشتہ ۷۳ سال سے متواتر منعقد ہوتا چلا آرہا ہے ۔ امسال کا جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان بشارت یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کا مصداق تو تھا ہی ۔ یہ شامل ہونے والے احباب کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کی وجہ سے ترقی کے اس وعدہ کی صداقت کو بھی ایک بار پھر روز روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنا جس کی آج سے انیس سال پہلے بشارت دیتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے خدائی فیصلہ اور تقدیر مبرم قرار دیا تھا ۔ حضور نے ۱۹۴۵ء کے جلسۂ سالانہ کے موقعہ پر سال بہ سال جلسۂ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافے کو خدائی تائید و نصرت کا ایک مہتم بالشان ثبوت قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا :-

"جو کچھ میں کہتا ہوں (اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا

جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ۔ اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا ۔ یہ تقدیر مبرم ہے۔ (باقی صفحہ پر)

وقفِ جدید کے سالِ ہشتم کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احباب جماعت کے نام پیغام

وقفِ جدید کے نئے مالی سال (سالِ ہشتم) کے آغاز پر جو یکم جنوری ۱۹۶۵ء سے شروع ہوا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مندرجہ ذیل پیغام سے نوازا ہے ۔ یہ بصیرت افروز پیغام محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ میں پڑھ کر سنایا ۔

برادرانِ جماعتِ احمدیہ ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وقفِ جدید کے نئے مالی سال کا آغاز ہو رہا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس تحریک میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو پہلے سے بھی تیز کریں گے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے ۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۷/۱/۶۵

رمضان شریف کا بابرکت آغاز

سنہ ۱۹۶۴ء گذر گیا - جمعہ کے روز سے سنہ ۱۹۶۵ء کا آغاز ہوا - ساتھ ہی چند روز کے وقفہ سے رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہوگیا - جس طرح سال نو کا تصور دلوں میں نیا جوش اور خاص ولولہ پیدا کرتا ہے اور انسان کو عمل کے میدان میں زیادہ چست اور ہوشیار کرتا ہے اسی طرح رمضان المبارک روحانی لحاظ سے مومنوں کے اندر ایک خاص قسم کی ایمانی حرارت پیدا کرتا ہے - ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جو نیکی کی قوتوں کو ابھار کر شیطانی خیالات کو دبا دینے کے مواقع بہم پہنچاتا ہے - اس وقت خدا تعالیٰ کی خاص رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ بندوں کو اپنی آغوش میں لے لینا چاہتی ہے صرف بندے کو کسی قدر حرکت کی ضرورت ہوتی ہے

رمضان شریف میں روزے کا التزام بہت بڑی نیکی ہے - لیکن جس روزے کا اثر انسان کی عملی زندگی پر نہیں بھوک اور پیاس سے زیادہ اس کی کچھ حقیقت نہیں - چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

من لم یدع قول الزور
والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ
فی ان یدع طعامہ وشرابہ

یعنی جو آدمی روزے سے ہوتے ہوئے جھوٹ بولنے اور بیہودہ اعمال سے دستکش نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے کھانا پینا ترک کرنے کی چنداں وقعت نہیں -

گویا ایک روزہ دار کو روزہ کی تکمیل کے لئے اپنی عملی زندگی میں اس کا اثر دکھانے کی ضرورت ہے - جب تک وہ اپنی عملی زندگی میں فرق نہیں ڈالتا اپنے نفس کو نیکی کی راہ پر گامزن نہیں کرتا اس کا روزہ سوائے خوامخواہ کی بھوک پیاس برداشت کرنے کے اور کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

صحیح معنوں میں روزے کا التزام اسلامی نقطۂ نگاہ سے بڑی خوبی کا مقام ہے - اتنی بڑی خوبی کہ حدیث قدسی کے مطابق خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- الصوم لی وانا اجزی بہ کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوتا ہوں - " روزہ میرے لئے ہے " کا یہ مطلب نہیں کہ دوسری نیکیاں نعوذ باللہ غیر خدا کے لئے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری نیکیاں انسان کی حیوانیت کی آلائش سے ملوث ہو سکتی ہیں - بخلاف اس کے یہ ... انسان کے عجز و انکسار اور تذلل کو ظاہر کرتی ہے - حقیقی روزے کا التزام ... بہت کچھ مختلف ہے - ایک روزے دار ... کو پیدا کرکے روزوں کے اوقات میں غروب ... وقت تک کھانے پینے ... روزہ بھی ملحوظات

سے پرہیز کرکے گویا خدا کے رنگ میں رنگین ہو جانے کی کوشش کرتا ہے - تب خدا فرماتا ہے " انا بجزیہ بی "

تب روزہ رکھ کر گویا میرے بندے نے اپنے اوپر میرا رنگ چڑھانے کی کوشش کی ہے - اور ایسی کوشش جب دل کی عزیمت سے بجا لائی جائے تو لازماً بارگاہِ الٰہی میں بڑی عظمت رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایسے بندے کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتا ہے ـــ اور اس کے لئے اپنے قرب کی راہوں کو آسان کر دیتا ہے -

روزہ قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اس کو زیادہ کارگر بنانے کے لئے نوافل کی ادائی قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت نہایت ضروری ہے - سادہ قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے معانی و مطالب پر نگاہ رکھنا بھی ضروری ہے صبح کے وقت نماز تہجد میں - اس کے علاوہ نماز تراویح میں قرآن کریم کا دور ہو سکتا ہے - جہاں جہاں ایسا انتظام ہو اس سے فائدہ اٹھانا بڑی برکات کا موجب ہے -

قادیان میں دن کے وقت درس القرآن کا مبارک طریق جاری ہے - اسی طرح تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کے معانی و مطالب سننے سنانے کا بھی ایک دور ہو جاتا ہے - بیرونجات کے احباب بھی مل کر ایسا انتظام کر سکتے ہیں کوئی پڑھا لکھا دوست - تفسیر صغیر کا ایک حصہ سنا دیا کریں اور ساتھ ہی بعض مقامات کی چیدہ چیدہ باتوں کی مختصر تشریح ہو جائے اسی طرح رمضان کے مبارک ایام میں ہر جگہ کے احباب کلام اللہ کے سمجھنے اور اس کے اعلیٰ روحانی مضامین سے آگاہ ہونے کا عمدہ اور مفید موقعہ پا سکتے ہیں - حدیث میں آتا ہے کہ اس مبارک مہینہ کے اندر خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے - اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بلند روحانی مرتبہ اور علمی قابلیت کے باوجود اس بات کا التزام کو روحانی پہلو سے مفید اور ضروری خیال فرماتے تھے تو ادنیٰ امتیوں کا کیا حال ہے - ... کس قدر زیادہ توجہ کے ساتھ ... کا التزام کرنا چاہیئے -

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں علاوہ ذاتی طور پر روزہ کے التزام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم بھی دے رکھا ہے - چنانچہ آپ کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت جو عام دنوں میں بھی دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی تھی رمضان کے خاص دنوں میں آکر زیادہ ہو جاتی - حتیٰ کہ ایک تیز آندھی بھی سخاوت کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی -

رمضان مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کریں - اور دن رات کی خاص دعاؤں میں اسلام و احمدیت کے روحانی غلبہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے ایک بڑا حصہ وقف کر دیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

۱۹۶۴ء کا ایک اہم فیصلہ

اخبار صدق جدید مجریہ ۱۱ر دسمبر سنہ ۱۹۶۴ء صفحہ اول سے :-

" نومبر کا تیسرا ہفتہ تھا کہ اخبارونا میں واشنگٹن کے حوالہ سے یہ خبر نکلی کہ رومن کیتھولک کلیسا نے اکثریت کے ووٹ سے یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ مصلوبیتِ مسیح کی ذمہ داری قوم یہود پر عاید نہیں ہوتی - !! کہا جاتا ہے کہ کوئی معذرت نامہ قوم یہود نے حکومت اسرائیل یا اپنے دینی پیشواؤں کے ذریعہ سے کلیسائے روم کے سامنے پیش کیا تھا - اس پر مسیحیت کی دینی کونسل نے یہ فتوےٰ دیا اور قوم یہود کی صفائی کو قبول کرکے اس کے شدید ترین تاریخی جرم یعنی مصلوبیت ابن اللہ سے بری کر دیا - اور اس سے بریت نامہ لکھ کر شائع کر دیا اندرونی حالات کیا کیا پیش آئے معذرت نامہ کن کن دلائل کے ساتھ مرتب ہوا - نئی شہادتیں کیا کیا پیش ہوئیں - اس قسم کی تفصیلات کا نہ علم ہو سکا اور نہ ان کے علم کی کوئی خاص ضرورت تھی - "

تعجب ہے کہ مولانا دریا بادی صاحب نے جس بات کو یہود کا " شدید ترین تاریخی جرم " قرار دیا ہے اسے قرآن کریم نے یہود کا محض دعوے قرار دیا ہے - اور ساتھ ہی واشگاف الفاظ میں اس کی تردید بھی کی ہے - چنانچہ ملاحظہ ہو سورہ نساء رکوع ۲۲ کی حسب ذیل آیات - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً

یعنی یہود یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو رسول اللہ (ہونے کا دعوے کرتے) تھے - قتل کر دیا - حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا نہ صلیب پر مارا - البتہ وہ مشابہ بالمصلوب ہو گئے - اور وہ لوگ جو اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں محض شک میں مبتلا ہیں - سوائے ظنی باتوں کا سہارا لینے کے انہیں کوئی علم نہیں - اور یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے اسے ہرگز قتل نہیں کیا -

یہود کے دعوے کے مقابل پر یہ ہے اصل حقیقت جسے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے عرب کے نبی اُمّی نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر ظاہر فرمایا اور اس کے باوجود اب تک نہ یہود نے اس کا خیال کیا اور نہ مسیحیوں نے اس سے کچھ فائدہ اٹھایا - آخر موجودہ زمانہ کے حالات نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ ان دلائل پر غور کریں اور اسی فیصلہ پر پہنچیں جسے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن کریم بڑی تحدی کے ساتھ پیش کر چکا تھا -

بیشک مولانا دریا بادی کے کہنے کے مطابق معذرت نامے کے دلائل یا شہادتوں پر فیصلہ کی بنیاد رکھی گئی ہے تا حال منصۂ شہود پر نہیں آئے مگر ہمیں یقین ہے کہ ان شہادتوں کی بنیاد یقیناً اسی قسم کے دلائل پر ہوگی جو اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے منکشف فرمائے - یعنی یہود کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر مار دینے کی پوری کوشش کے باوجود آپ کا صلیبی موت سے زندہ بچ جانا - صلیب کے زخموں سے نڈھال ہوکر بیہوش ہو جانا آپ کا اپنے حواریوں اور ہمدردوں کے پاس خفیہ طور پر مرہم پٹی کرانا اور واقعہ ہو جانے پر باہر والی یروشلم سے کشمیر تک کے لمبے سفر کو روانہ ہونا اور اس جگہ پہنچ کر ۱۲۰ سال کی لمبی عمر پاکر طبعی موت سے وفات پانا اور سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہونا وغیرہ -

وقت آتا ہے کہ ان سب دلائل کی دنیا قائل ہوگی - بہرحال قوم یہود کی درخواست پر رومن کیتھولک کا حالیہ فیصلہ قرآن کریم کی بیان کردہ صداقت کا واضح اعتراف ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پیش کردہ دلائل کا پیش خیمہ !!

فتح تمرشرا

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

مع اہل و عیال ابھی تک ربوہ میں تشریف فرما ہیں توقع ہے کہ آپ اگلے ہفتے واپس تشریف لے آئیں گے - اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے - آمین -

ربوہ کی مقدس سرزمین میں ایک لاکھ سے زائد فدایانِ اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

ہر [illegible] آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائیگا۔ جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہرحال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہوگا۔ مگر بہرحال یہ خدائی فیصلہ ہے۔ میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی خدا نے اس جماعت اور سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے مجھے چن لیا ہے"

(تقریر ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء برموقع جلسہ سالانہ بمقام ربوہ مطبوعہ الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء صفحہ ۸)

یہ خدائی وعدہ اس وقت سے برابر پورا ہو کر احمدیت کی صداقت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موعود خلافت کی حقانیت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتا چلا آ رہا ہے۔ آج سے ۱۹ سال قبل جب حضور نے اس خدائی وعدہ کا اعلان فرمایا تھا جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد ۳۴-۳۵ ہزار تھی۔ اس کے بعد سے یہ تعداد اسی سرعت کے ساتھ بڑھتی چلی آ رہی ہے جو فی الواقعہ کئی قدرت اپنے اندر رکھتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودہ علالت کے دنوں میں جسے خدا تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے تحت [illegible] لایا ہے جلسہ میں شمولیت کی کوشش سے بہرہ ور ہونے والوں کی تعداد میں ہر سال غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور اس طرح زبانِ طعن دراز کرنے والے بیلیین اور دیگر مخالفین کی غلط بیانی کو آشکار کر کے انہیں خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنا ثابت کر رہا ہے۔ گذشتہ سال تک جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ پہنچ چکی تھی امسال خدائی وعدہ کے بموجب جلسہ پر تشریف لانے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی۔ امسال جن ہزاروں ہزار احباب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ لنگر سے کھانا کھایا ان کی تعداد میں گذشتہ سال کی نسبت ۱۱۵۹۸ افراد کا اضافہ ہوا۔ جبکہ گذشتہ سال ایک وقت میں لنگر سے کھانا کھانے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۶۸۲۹ تھی۔ امسال لنگر سے ایک وقت میں ۶۶۳۸۰ افراد نے کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح امسال لنگر خانوں سے ایک خاص نظام کے ماتحت تقسیم ہونے والے کھانے، پرائیویٹ رہائش گاہوں میں طعام کا خود اپنا انتظام کرنے والوں خورد و نوش کے لئے ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں اور مقامی باشندوں کے اعداد و شمار کو یکجا کرنے سے جو نتیجہ برآمد ہوا ہے وہ یہی ہے کہ امسال اسلام و احمدیت کے ایک لاکھ سے بھی زائد فدائیوں نے جن میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل ہیں جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے خدائے واحد کے نام کی تقدیس بلند کرنے اور اجتماعی عبادات اور ذکر الٰہی کی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت حاصل کی۔

اقوامِ شرق و غرب

پھر امسال بھی یہ خدائی وعدہ بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا کہ "خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی" صرف مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونے کونے سے ہی احباب نہیں آئے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے بھی لوگ جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے یہاں کھنچے آئے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے ہزاروں ہزار احباب اور ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلبا (جن میں ٹانگانیکا، غانا، سیرالیون، ماریشس، انڈونیشیا، چین اور جزائر فجی کے طلبا شامل ہیں) کے علاوہ ملائیشیا، کینیا، یوگنڈا، غانا، جنوبی افریقہ، انگلستان، ہالینڈ، جرمنی نیز عدن اور کویت کے بہت سے احباب نے امسال جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ چنانچہ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) سے جناب رشیدی مصبح تشریف لائے۔ غانا (مغربی افریقہ) سے وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ کے جنرل پریذیڈنٹ محمد واتتر صاحب۔ نیز وہاں کے علاوہ اشانتی کی جماعت ہائے احمدیہ کے علاقائی پریذیڈنٹ الحاج احسن علی صاحب کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) سے احمدیہ مسلم مشن کے جنرل سیکرٹری محمد حنیف ابراہیم صاحب ہالینڈ سے مسٹر رفیق چانن۔ جرمنی سے مس حبیبہ کوپ مین اور مسٹر علی حسن کاسٹر، انگلستان سے مسٹر جانسن اور چین سے مسٹر چو وانگ شاہ۔ غیر معمولی موقعہ پر ہزار ہا میل کا سفر طے کر کے ربوہ تشریف لائے۔ اور جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ جرمنی کے علی حسن کاسٹر صاحب اگرچہ نومسلم ہیں لیکن انہوں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی ہے۔ تاہم تحقیق میں مصروف ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شوق انہیں بھی جرمنی سے ربوہ کھینچ لایا۔ انگلستان کے مسٹر جانسن کلکتہ آئے ہوئے تھے۔ وہ درویشانِ قادیان کے ہمراہ ہندوستان سے ربوہ آئے۔ اور جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان میں سے علی الخصوص مسٹر محمد آر تھر مسٹر رفیق چانن، مسٹر محمد حنیف ابراہیم اور رشیدی مصبح نے جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں احباب سے خطاب کر کے مختصر لیکن نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

ان تمام غیر ملکی احباب کے علاوہ ۵۰ پاکستانی احمدی احباب بھی جو بیرونی ممالک میں رہائش پذیر ہیں خاصی تعداد میں امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ تشریف لائے۔ چنانچہ ہالینڈ سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت گلاسگو سے (انگلستان) وہاں کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ منور احمد صاحب ملک۔ لنڈن سے مہر الشان دین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ اور عبد العزیز دین صاحب کی اہلیہ محترمہ۔ نیز عبد الکریم دین صاحب، کینیا (مشرقی افریقہ) سے سیٹھ عبد الستار صاحب۔ چوہدری رحمت خان صاحب، ملک محمد عثمان صاحب، سید بشیر احمد شاہ صاحب، ناصرہ ندیم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ نیروبی۔ منیرہ ندیم صاحبہ، منصور احمد ندیم، فاروق احمد ندیم، اقبال بیگم صاحبہ اور مسٹر بشیر احمد صاحب بری مع اہل و عیال، اور ٹانگانیکا سے (مشرقی افریقہ) سے بشیر حبیب صاحب۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار اور جلیسہ بیگم صاحبہ، یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے میاں محمد حسین صاحب، عدن سے ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب اور ڈاکٹر محمد خان صاحب۔ اسی طرح کویت سے مظفر حسین صاحب، جمعدار غلام رسول صاحب، عزیز احمد صاحب، محمد افضل صاحب مع اہلیہ محترمہ اور عبد الرحیم صاحب کو ربوہ تشریف لا کر جلسہ میں شمولیت کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔

*

اس لحاظ سے ہمارا جلسہ سالانہ کا یہ اجتماع بفضلہٖ تعالیٰ دنیا کی مختلف قوموں اور نسلوں کا ایک نمائندہ اجتماع تھا۔ انہی مختلف قوموں اور نسلوں کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص اس جلسہ کے لئے اپنے وعدہ کے بموجب تیار کیا ہے اور کر رہا ہے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی کثرت

جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تا اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور [illegible] حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق میں ترقی ہو۔ امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ بنیادی غرض بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے ہزارہا احباب کو خصوصی عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے بے حساب مواقع حاصل ہوئے۔ اور انہوں نے ایسے انمول مواقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغامات اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہونے کے علاوہ راتیں بھی احباب نے حتی الوسع عبادت اور ذکر الٰہی میں بسر کیں۔ جلسہ کے مبارک ایام میں باقاعدگی کے ساتھ مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی۔ احباب علی الصبح چار بجے سے ہی مسجد میں پہنچنے شروع ہو جاتے۔ یہاں تک کہ ساڑھے چار بجے نماز کھڑی ہونے تک مسجد اور اس کا صحن ہی نہیں بلکہ مسجد کا بیرونی احاطہ بھی نمازیوں سے اس طرح پر ہو جاتا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی بہت سے احباب شدید سردی کے باوجود کھلے میدان کی ٹھنڈی زمین پر ہی کمال محویت کے عالم میں نماز ادا کرتے۔ نماز کے دوران نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ نماز تہجد کے بعد مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی جاتی پھر محترم مولانا موصوف ہی قرآن کریم کا درس دیتے۔ قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہونے کے بعد احباب بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت ام المؤمنین نور اللہ مرقدہا اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں کے مزاروں پر دعا کرتے۔ وہاں دعا کرنے والوں کا ایک تانتا بندھا رہتا۔ اس کے بعد احباب بعجلت کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جوق در جوق جلسہ گاہ میں پہنچ کر وہاں سارا دن اہم علمی اور دینی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر سننے میں مصروف رہتے۔ اس طرح ان ایام میں ان کے شب و روز عبادات، دعاؤں، اور ذکر الٰہی میں بسر ہوتے رہے۔ چنانچہ اس کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوا کہ تین دن اور تین راتیں ربوہ اور اس کا ماحول محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول کے اذکار مقدس سے گونجتا رہا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

دورِ ابتلاء اور دعا

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

الٰہی جماعتوں پر دورِ ابتلاء آتے رہے اور آتے رہتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں۔ آجکل جماعتِ احمدیہ پھر ایک دورِ ابتلاء سے گزر رہی ہے۔ وہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی لمبی علالت اور اس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کا فائدہ اٹھا کر مشکوک باتوں کا پھیلانا اور طرح طرح سے اپنے بیمار دلوں کا گند دوسروں تک پہنچانے کی کوشش اور مختلف قسم کی بدگمانیاں پیدا کرنا، جن کو وہی دل قبول کر سکتے ہیں جن میں پہلے ہی خراب جراثیم موجود ہوں۔ اور وہ بھی جن کی [illegible] گیہے وتوفا کی حد تک پہنچ [illegible] یہ تو سبھی نے دیکھا ہے کہ جب [illegible] ھیاں چلتی ہیں تو بعض بظاہر بڑے بڑے تناور درخت جڑ سے اکھڑ کر گر پڑتے ہیں۔ بعض کے ٹہنے گر جاتے ہیں۔ اور نرم نرم پودے اسی طرح کھڑے نظر آتے ہیں۔ جو گرتے ہیں تو ان کی جڑ پہلے سے کرم خوردہ اور گھن کھا چکی ہوتی ہے یا ان کو ان کی سختی [illegible] نقصان پہنچاتی ہے کہ بجائے محض لچک کر سنبھل جانے کے وہ ٹوٹ ہی [illegible] ہیں۔ تو اس قسم کے ابتلاء بھی آندھی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے قلوب میں نرمی پیدا کریں اور صاف دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعاؤں کے لئے ہمیشہ سے زیادہ جھک جائیں کہ وہ ہمارا خود حافظ و ناصر ہو جائے ہم ٹوٹنے والوں میں نہ ہو جائیں۔ بلکہ یہ آندھی ہمیں جھکاتے محض عاجزی کے لئے۔ دعائے دردِ دل کیلئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو جائے اور ہم ہر امتحان میں اسی کی نصرت سے پورے اتریں۔

ایک کہانی بہت عرصہ گزرا پڑھی تھی شا [illegible] شیکسپیئر کے کسی افسانہ کا ترجمہ جس میں ایک عورت کان میں زہر ڈال کر اپنے شوہر کو ہلاک کرتی ہے۔ مجھے اس وقت خیال آیا تھا کہ غیبت وغیرہ اور غلط الزام طرازیوں کو دوسروں تک پہنچا کر ان کو خراب کرنا سب سے بڑا کان کا زہر ہے۔ اور واقعی یہ کان کا زہر سب زہروں سے زیادہ مہلک اور خطرناک ہے۔ منافقین اور فتنہ پرداز لوگ اسی زہر سے کام لے کر اپنی جانب سے جماعتوں اور قوموں کو تباہ کرنے کا بیڑا اٹھاتے ہیں مجھے اپنے گوشۂ تنہائی میں بیٹھے بیٹھے بھی کسی نہ کسی بات سے سخت احساس ہو گیا ہے کہ ان ایام میں پھر "کان کے زہر کا مشن" کام کرنے لگا ہے۔ اسی بناء پر میں اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں سے التجا کرتی ہوں کہ ہشیار باش بچائیں اپنے نفوس کو اور اپنے سب عزیزوں دوستوں کو اس مہلک زہر سے۔ اور اپنے آپ کو ہر گھڑی چوکس اور تیار رکھیں۔ فراستِ مومنانہ سے کام لیں۔ جب بھی کوئی کسی شیریں پیرایہ میں اور بڑا میٹھا اور ہمدرد دین و احمدیت بن کر بھی ایسی بات کرے جس سے فتنہ کی بو آتی ہو اس کو فوراً ٹوک دیں۔ اگر سلسلہ کے ذمہ دار افراد پر اس شخص کو کوئی اعتراض ہے تو اس کو کہہ دیں کہ وہ اس کو لے کر آپ کے پاس آیا کیوں۔؟ وہ کیوں اپنے شکوک کے دور کرنے کو سیدھا صاحبِ معاملہ کے پاس نہیں گیا؟ اور اپنے دل کو صاف کرنے کے لئے راہِ راست اس نے کیوں اختیار نہیں کی؟

یہ پسِ پشت مظلوم و مسکین صورتیں بنا کر باتیں کرنے والے خود دانستہ ظالم ہیں کہ خود تو ڈوبتے ہی ہیں اور ساتھ دوسروں کو بھی ڈبونا چاہتے ہیں۔ ان کا علاج یہی ہے کہ پکڑیں ہاتھ اور لے جائیں جماعت کے ذمہ دار اصحاب کے پاس کہ اب کہو بات، اور جو کہنا چاہتے ہو منہ پر کہو اگر سچے ہو اور جرأت رکھتے ہو کہ ثبوت و گواہ اپنے [illegible] اضات و الزامات کے [illegible] پیش کر سکو۔ اور اگر یہ محض فتنہ اٹھانا ہے جس میں ہمیں ملوث کرنا چاہتے ہو تو جاؤ دور رہو [illegible] سے اور خدا تعالیٰ سے ڈرو۔

اور ان حالات میں سب سے بڑا علاج تو یہی ہے کہ ہم سب دعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ وہ ہمارے گناہوں ہماری غلطیوں کو معاف فرما دے اور ہمارے دلوں کی صفائی میں خود ہماری مدد فرمائے۔ ہمارے ارادے ہماری نیتیں نیک رہیں۔ ہمارے گھروں اور ہمارے دلوں میں نیکی اور تقوےٰ کے بیج ڈالے اور ہر شر سے اور ہر فتنے سے ہم کو اور ہماری اولادوں کو محفوظ رکھے۔ ہماری کمزوریوں سے وہ وقت نہ آئے کہ دشمنوں کو ہنسنے کا موقع ملے۔ اعداء خوش ہوں۔ اے ہمارے ازلی ابدی خدا ہماری مدد کو آ۔ خاص نصرت فرما۔ ہمارے قلوب کو پاک فرما اور ہمیں حقیقی احمدیت کا وہ نمونہ بنا جیسا کہ ہمیں ہونا چاہیئے۔ گرتے ہوؤں کو سنبھال لے۔ ہمیں اپنا ہی بنا لے۔ ہمیشہ کے لئے ہمارا سہارا بن۔ ہمارے ہاتھ اپنے دستِ رحمت میں تھام لے۔ ہم تیری راہ میں ثابت قدم رہیں۔ اور ہمارے انجام بخیر ہوں۔ اپنی آغوشِ رحمت میں سایۂ مغفرت میں ہمارے آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قدموں میں مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ہمیں ہمارے کریم و رحیم خدا سرخرو پہنچانا۔ آمین ثم آمین

والسلام مبارکہ

درخواستہائے دعا:۔ ۱۔ خاکسار انتڑیوں میں سر ہو جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کرنے کو کہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور درویشان اور بزرگانِ سلسلہ سے دردِ دل سے التجا ہے کہ خاکسار کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید عبد الواسع مونگھیری
۲۔ مکرم و محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیری مرحوم کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرحوم کے جواں سال اور ہونہار اور مخلص فرزند مکرم سیٹھ عبد اللطیف صاحب کی وفات اس خاندان کے لئے بڑے صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرحومین کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ خاکسار فیض احمد گجراتی درویش

اُذکروا موتاکم بالخیر

میری نانی صاحبہ مرحومہ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری فاضل مبلغ حیدر آباد دکن

میری نانی صاحبہ محترمہ خدیجہ بی صاحبہ جو بہت ساری خوبیوں کی مالک اور مقامی طور پر صداقتِ احمدیت کا ایک نشان تھیں ۲۸ و ۲۹ نومبر کی درمیانی شب کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر اس دارِ فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ مالابار میں احمدیت کے ابتدائی دنوں میں ہی اپنے شوہر محترم عبداللہ صاحب مرحوم کے ساتھ بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ چونکہ ان کا سارا خاندان انتہائی متعصب اور احمدیت کا شدید مخالف تھا اس لئے قبولِ احمدیت کی وجہ سے انہیں ایک لمبے عرصہ تک شدید مصائب اور عذاب میں مبتلا رہنا پڑا۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے ہی مکان کے اندر آزادانہ طور پر نقل و حرکت کی اجازت نہ تھی۔ چنانچہ ایک عرصہ تک اس مکان کے ایک تنگ و تاریک کمرے میں انہیں زندگی گذارنی پڑی۔ جہاں روشنی اور تازہ ہوا کا دخل بھی نہ تھا۔ اور قبولِ احمدیت کے باعث انہیں یا ان کے بچوں کو ان کے شوہر کے گھر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ لہٰذا اپنے میکے کے اسی تنگ و تاریک کمرے میں مرحومہ نے اپنی زندگی کا ایک معتد بہ حصہ گذارا۔ اس کمرے کے باہر مسرت اور خوشیاں تھیں لیکن اس کے حصہ میں گالیوں اور طعنوں کے سوا کچھ نہ تھا۔

ان تمام حوصلہ شکن مصائب کو میری نانی صاحبہ نے صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کیا۔ اور اُف نہ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کامل یقین ہی تھا جس نے نانی صاحبہ مرحومہ کو ان مصائب کے برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائی۔ انہیں یقین تھا کہ یہ حالات ایک روز ضرور بدل جائیں گے۔ گویا وہ اپنی زبانِ حال سے ایک لمبا عرصہ یہ کہتی رہیں کہ

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کی زندگی ہی میں وہ وقت بھی دکھا دیا کہ پورے گھر کی وہ واحد مالک بن گئیں۔ یعنی جوں جوں زمانہ گذرتا گیا مخالفت کی آگ ٹھنڈی پڑتی رہی۔ اور ساتھ ہی ان کے رشتہ دار جو احمدیت کے شدید معاند تھے مختلف وباؤں اور بلاؤں کے شکار ہو کر موت کی لپیٹ میں آگئے۔ اس طرح بالآخر سارے گھر کی مالکیت میری نانی صاحبہ اور ان کی اولاد کے قبضہ میں آگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے جہاں مخالفوں کی بیخ کنی کی۔ اور ان کی ذریت کو منقطع کر دیا وہاں نانی صاحبہ کو اولاد در اولاد سے نوازا اور اس گھر کو احمدیت کے شیدائیوں سے بھر دیا۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی بہت ہی پابند تھیں اور صبر و شکر پر ہمیشہ عمل کرتی رہیں اپنی اولاد کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر قائم کرنے کی اور انہیں بری سوسائٹی سے بچانے کی کوشش زندگی بھر کرتی رہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام اولاد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ گہری وابستگی اور عقیدت عطا کی۔

تقسیم ملک کے وقت مرحومہ کے ایک فرزند مکرم پی محمد صاحب اور نواسے مکرم زین العابدین صاحب خدمتِ مرکز کے لئے قادیان میں موجود تھے۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک لمبے عرصہ تک قادیان میں مقیم رہ کر تعلیم حاصل کرنے اور پھر بطور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حقیر خادم بننے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرحومہ تقریباً دو سال سے پیرانہ عوارضات میں مبتلا تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں مجھ سے ملنے کی خواہش کی۔ چنانچہ خاکسار ۳۰ر نومبر کو مع اہل و عیال حیدرآباد سے روانہ ہو کر کنانور ۳ر۱۲ر کو پہونچا۔ اس وقت ان کی حالت تشویشناک تھی۔ اور چند دنوں کی مہمان معلوم ہوتی تھیں

میرے کنانور پہنچنے کے دوسرے ہی دن قادیان سے محترمی حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی یہ ہدایت بذریعہ تار موصول ہوئی کہ میں جلد بمبئی پہنچ جاؤں اور وہاں یوکرسٹک کانگرس کے موقعہ پر تبلیغی پروگرام میں شرکت کروں۔ یہ گھڑی میرے لئے آزمائش کی تھی لیکن میں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو سامنے رکھا اور اپنی نانی صاحبہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر بمبئی کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور ۸ر کو بمبئی پہنچ گیا۔

اس کے دوسرے روز مجھے بمبئی میں تار موصول ہوا کہ میری نانی صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سو گو مجھے مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں شامل ہونے کا موقعہ نہ مل سکا لیکن مرحومہ کے آخری وقت میں ان سے ملاقات ہو گئی۔

احباب کرام مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کر کے ممنون فرماویں

خاکسار محمد عمر مبلغ حیدرآباد دکن۔

آپ نے زیست کے سکھلائے قرینے مجھ کو

از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

رات تڑپایا بہت یادِ نبیؐ نے مجھ کو
کوئی پہنچا دو کسی طور مدینے مجھ کو

سر کے بل آؤں گا جب آپ بلائیں گے مجھے
اُڑ کے پہنچوں گا بلا بھیجے مدینے مجھ کو

آپ پر سیدِ ابرار خدا کی رحمت
آپ نے زیست کے سکھلائے قرینے مجھ کو

آپ سے پیار جو کرتے ہیں وہ ہوتے ہیں قبول
یوں ہی بتلایا ہے قرآں کی وحی نے مجھ کو

نام سن پاتا ہوں جب اپنے محمدؐ کا کہیں
اشک پڑتے ہیں بڑے جبر سے پینے مجھ کو

درد میں دینِ محمدؐ کے جو ٹپکے شب بھر
میرے آنسو نظر آتے ہیں نگینے مجھ کو

مرے اللہ غمِ اسلام نے بے حال کیا
رحم کر۔ ورنہ یہ غم دیں گے نہ جینے مجھ کو

زندگی بارِ گراں بن گئی فرقت میں تری
ایک پل لگتا ہے جیسے ہوں مہینے مجھ کو

ناصحا دور ہو۔ جا اور کسی کے سر ہو
غم رسیدہ ہوں نہ کر تنگ دے پینے مجھ کو

بندۂ درگہِ عالی ہوں مجھے اور سے کیا
نہ کسی شخص سے الفت ہے نہ کینے مجھ کو

آہ تاثیر کرے گی، یہ مرے اشکِ رواں
پار لے جائیں گے بن بن کے سفینے مجھ کو

راز کھلتا نہ کبھی غیر پہ میرا ہرگز
کیا ہی رسوا کیا پلکوں کی نمی نے مجھ کو

اُس کی قامت نے مری مجھ پہ حقیقت کھولی
خود سے نادم کیا اس سروِ سہی نے مجھ کو

لطف پر اس کے ہے موقوف بہارِ گلشن
راز بتلایا ہے یہ کھل کے کلی نے مجھ کو

تپ نہیں ہے یہ تپِ عشق ہے اے ہمدمِ خام
دل کی گرمی ہے جو آتے ہیں پسینے مجھ کو

دل میں پوشیدہ غمِ عشق لئے پھرتا ہوں
نہ مرے درد کو سمجھا نہ کسی نے مجھ کو

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ

از مکرم مرزا عبدالعزیز بیگ صاحب مدراس

اسلام خالصتہً ایک تبلیغی مذہب ہے۔ یہ تبلیغ کے ذریعہ سے ہی اپنے ابتدائی دور میں پھیلا اور اکنافِ عالم پر چھاگیا۔ اور آج بھی اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے سامان پیدا فرما دیئے ہیں۔ جس کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سب کو ہے۔

اسلام کے ابتدائی دور میں حالات کی مجبوری کے باعث مسلمانوں کو بیشک بعض جنگوں میں شریک ہونا پڑا لیکن وہ جنگیں اسلام کے نفوذ و ترقی کا باعث نہیں تھیں بلکہ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سے اس عرصہ میں جو دفاعی جنگوں میں گذرا اور جو آٹھ نو سال کا عرصہ ہوتا ہے صرف چند ہزار اشخاص اسلام میں داخل ہوئے لیکن جونہی دفاعی جنگیں ختم ہوئیں اور مسلمانوں کو امن کے ساتھ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا لاکھوں افراد نے اسلام کی صداقت کو قبول کر لیا۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام کی طاقت کا راز جنگوں میں نہیں بلکہ امن کے حالات میں مضمر ہے۔ کیونکہ تبلیغ کے مواقع امن ہی کے زمانہ میں میسر آسکتے ہیں۔ اگر اس کا تازہ ثبوت درکار ہو تو جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پیش کی جاسکتی ہیں۔ جس نے اپنی پر امن تبلیغی کوششوں سے اکنافِ عالم تک اسلام کا پیغام پہنچا دیا ہے۔

ہر سچے مسلمان کے دل میں طبعاً یہ جاننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ قرونِ اولےٰ میں کس ڈھنگ سے تبلیغ کی گئی جس سے لاکھوں کروڑوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ اور انہوں نے اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں میں عظیم الشان تغیر پیدا کیا۔

قرونِ اولیٰ میں تبلیغِ اسلام کے طریقے معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اسوۂ حسنہ پر نظر ڈالیں۔

رسولِ اکرم صلعم کے تبلیغی خطوط

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں اپنے مقدس ہاتھوں کے ساتھ مخالف حکمرانوں کو جو تبلیغی خطوط لکھے وہ اپنی پوری تفصیلات کے ساتھ آج بھی محفوظ ہیں اور ہم ان مقدس خطوط کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا وہ طریق معلوم کر سکتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا۔

انگوٹھی کی تیاری

صلح حدیبیہ کے بعد جب ملک میں امن و اماں کی فضا پیدا ہوئی تو حضورؐ نے مختلف بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے اکابر صحابہؓ کو جمع کیا اور اس بارے میں ان سے مشورہ طلب فرمایا۔ ان میں سے بعض تجربہ کار صحابہؓ نے عرض کیا کہ دنیوی حکمرانوں میں یہ طریق رائج ہے کہ وہ صرف مُہر شدہ خط کو ہی قابلِ التفات سمجھتے ہیں۔ اگر کسی خط پر بھیجنے والے کی مُہر نہ ہو تو وہ اس کی طرف توجہ نہیں دیتے اس پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروانے کا ارشاد فرمایا۔ اس انگوٹھی پر

"محمد رسول اللہ"

کے الفاظ کندہ کروائے گئے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ الفاظ مہر کی صورت میں ہر خط پر ثبت کئے جائیں۔

صحابہ کرام کے مشورہ پر حضور صلعم نے انگوٹھی تیار کروانے کی جو تدبیر اختیار فرمائی اس سے بھی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضور تبلیغ کے لئے وہی طریق پسند فرماتے تھے جو مخاطب پر اچھا اور خوشگوار اثر پیدا کر سکے

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب کے شمال میں روما کی مشہور سلطنت تھی جس کا حکمران شہنشاہ قیصر کہلاتا تھا۔ شمال مشرق میں فارس کا بادشاہ کسریٰ کہلاتا تھا۔ اور شمال مغرب میں مصری سلطنت تھی جس کے بادشاہ کا نام مقوقس تھا۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب حکمرانوں کے نام تبلیغی خطوط روانہ فرمائے۔ اس کے علاوہ آپ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو اور بعض چھوٹے چھوٹے حکمرانوں کو بھی تبلیغی خطوط تحریر فرمائے۔ اور اس طرح عرب کے چاروں طرف حضور اکرم نے اسلام کا پیغام پہنچا دیا۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خط قیصرِ روما کے نام

یہ خط صلحِ حدیبیہ کے معاً بعد ماہ ذوالحجہ سنہ ۶ ھ میں روانہ کیا گیا۔ اس خط کو لے جانے کی سعادت ایک مخلص ہوشیار اور نوجوان صحابی حضرت دحیہ بن خلیفۃ الکلبی کو نصیب ہوئی جو اس علاقہ سے اچھی طرح واقف تھے حضور صلعم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ پہلے یہ خط بصریٰ کے حاکم کے پاس لے جاؤ (جو عرب کے شمالی حصہ میں قیصر کا گورنر تھا) اور پھر اس کی وساطت سے قیصر کے پاس جاؤ۔ آپؐ کا یہ فرمان بھی میدانِ تبلیغ میں آپ کی دور اندیشی کا ثبوت ہے۔ اور یہ ایک حسنِ تدبیر تھا کہ آپ نے اس زمانے کے درباری آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے علاقائی گورنر کے توسط سے خط روانہ کرنا مناسب خیال فرمایا۔

قیصرِ روما یعنی ہرقل کے نام آپ کے ارسال کردہ خط میں جو عبارت تحریر کی گئی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے :-

"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔

یہ خط خدا کے بندے اور اس کے رسول محمدؐ کی طرف سے روما کے فرمانروا ہرقل کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے۔ اے رئیسِ روما میں آپ کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور دعوت دیتا ہوں کہ آپ مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کریں تو خدا آپ کو اس کا دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر آپ نے اسلام سے روگردانی اختیار کی تو آپ کی رعایا کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔

اے اہلِ کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے۔ یعنی ہم خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں بھی خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا یا حاجت روا نہ سمجھیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی اختیار کی تو تو ان سے کہہ دے کہ گواہ رہو ہم تو بہر حال خدا کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور اس کے فرمانبردار بندے ہیں۔"

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا خط فارس کے شہنشاہ کسریٰ کے نام

یہ بادشاہ جو بڑے جاہ و جلال کا مالک تھا مذہباً آتش پرست تھا۔ اس کی رعایا کا بھی یہی مذہب تھا۔ بادشاہ کی پرستش بھی ہوتی تھی۔ یہ خط بھی درباری آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بحرین کے گورنر کی معرفت ارسال فرمایا گیا۔ اور اپنے قدیم اور مخلص صحابی حضرت عبداللہ بن حذافہ کے ہاتھ بھجوایا اور اس پر حضور نے اپنی مہر ثبت فرمائی۔ اس خط کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ خط خدا تعالیٰ کے رسول محمدؐ کی طرف سے فارس کے حکمران کسریٰ کے نام ہے۔
سلامتی ہو اس پر جو ہدایت قبول کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور وہ اس بات کی بھی گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

اے حکمرانِ فارس! میں آپ کو خدا کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ کیونکہ میں سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تاکہ میں ہر زندہ انسان کو ہوشیار کردوں اور نا انکار کرنے والوں پر خدا کا فیصلہ واجب ہو جائے

اے رئیسِ فارس۔ اب آپ کے لئے اسی میں سلامتی ہے کہ آپ اسلام قبول کریں۔ اگر آپ نے روگردانی اختیار کی تو یاد رکھیں اس صورت میں آپ کے اپنے گناہ کے علاوہ آپ کی مجوسی رعایا کا گناہ بھی آپ کے سر ہوگا۔"

جب یہ خط کسریٰ کے سامنے پڑھا گیا تو وہ سن کر بے حد غضبناک ہوا اور خط کو ریزہ ریزہ کر دیا اور سخت گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔

جب حضور اکرم صلعم کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اب یہ لوگ خود ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ کسریٰ کو خود اس کے بیٹے نے قتل کر دیا اور کسریٰ کی عظیم الشان سلطنت بھی ریزہ ریزہ ہو گئی۔

(باقی آئندہ)

دعائیہ فہرست

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک دعائیہ فہرست سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ اس میں ان خوش نصیبوں کے نام درج ہوں گے جو ۲۰ رمضان المبارک تک اپنے

تحریکِ جدید کے وعدے سو فیصد

ادا کر چکے ہوں گے۔ سو احباب جلد از جلد ادائیگی کر کے مطلع فرمائیں

وکیل المال تحریک جدید قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم سرینگر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مذاہب عالم اور اعجاز نمائی

موجودہ دور میں کثرتِ مذاہب کو دیکھ کر ایک متلاشیٔ حق انسان حیران ہو جاتا ہے کہ وہ کس مذہب کو ترجیح دے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ ہر مذہب کے پیرو اس بات کے مدعی ہیں کہ صرف وہی راستی پر ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان مذاہب میں داخل ہونے سے ہمیں خدا کا چہرہ نظر آ سکتا ہے۔ جو دنیا سے پوشیدہ ہے؟ اور کیا ہم اس کی گفتار سے لذت اندوز ہو سکتے ہیں؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو چاہیئے کہ وہ نمونہ دکھائیں اور اپنے میں سے ایک شخص ہی ایسا پیش کریں جو ان کے مذہب کی پیروی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوا ہو۔ اگر وہ ایسا نمونہ پیش نہیں کرتے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ دعوے تو بیشک کرتے ہیں لیکن مذہب کی غرض پوری نہیں کر دکھاتے۔ ان کے پاس خدا کی محبت کا کوئی ثبوت نہیں۔ کیونکہ ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

اسلام کی خصوصیت

مذاہب عالم کی اس منڈی میں اسلام ہی کھڑا ہے جو علی الاعلان اس امر کا مدعی ہے کہ اگر آج بھی کوئی حضرت موسیٰ کا سا دل اور حضرت عیسیٰ کی سی محبت لے کر خدا کی طرف بڑھے تو وہ بخیل نہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ تنگ ظرف ہے بلکہ وہ اپنی محبت کے ثبوت ہر زمانے میں دکھانے کو تیار ہے ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی وہ لیتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں تو ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جو انہیں کہتے ہیں کہ تم خوف و حزن نہ کرو۔ بلکہ تمہیں جنت کی بشارت ہو۔

موجودہ زمانہ میں عملی ثبوت

پس اسلام صرف دعوے ہی نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے اس دعوے کو ہر زمانہ میں پورا کرتا چلا آیا ہے۔ موجودہ زمانے میں بھی اسی نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل اپنے فیضان کا دروازہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر کھول دیا اور آپ کے ذریعہ لاکھوں نشانات اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

پیشگوئی اور قیاس

اصل مضمون بیان کرنے سے قبل میں ضروری سمجھتا ہوں کہ پیشگوئی اور قیاس میں فرق کی مختصر وضاحت کر دوں۔ اسلامی اصطلاح میں قبل از وقت امورِ غیبیہ کا انکشاف جس کے آج کچھ بھی آثار نہ ہوں اور جن کے پورا ہونے کا کسی بشر کو خیال بھی نہ آ سکتا ہو، پیشگوئی کہلاتا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں اور بھی کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ایک بات قبل از وقت بیان کرتے ہیں اور بعض وقت ان کی باتیں بھی سچی نکل آتی ہیں۔ جیسے منجم، قیافہ دان، جفری، رمال اور کاہن وغیرہ۔ تو پھر انبیاء کی پیشگوئیوں اور ان کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ظاہری اسباب و اثرات کو دیکھ کر چند باتیں کہہ دینا اور واقعات سے استنباط کر کے نتیجہ اخذ کرنا پیشگوئی نہیں۔

(۱) سب سے نمایاں فرق دونوں میں یہ ہے کہ نجومی اور سیٔت دان صرف ظنی طور پر باتیں کرتے ہیں یقینی اور قطعی علم ان کو نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے ان کی اکثر باتیں غلط نکلتی ہیں۔

(۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ نجومی وغیرہ محض طالب دنیا ہوتے ہیں اور ان کی پیشگوئیوں میں انبیاء کی پیشگوئیوں کے برخلاف اپنی عزت و قبولیت اور نصرت و کامیابی کے انوار نہیں پائے جاتے

(۳) ایک فرق یہ بھی ہے کہ نجومیوں وغیرہ کی طرح انبیاء کسی خاص فن آلات یا قواعد وغیرہ کے ذریعہ امور غیبیہ کا اظہار نہیں کرتے بلکہ وہ تو خدا تعالیٰ کی نازل شدہ وحی کے پیرو ہوتے ہیں اور انہیں غیب دان ہونے کا دعویٰ ہی نہیں ہوتا۔ پیشگوئیاں کرنا انبیاء کا اصل مقصد نہیں ہوتا بلکہ یہ تو تائیداتِ الٰہیہ کے لئے بطور ایک خوشبو کے ہیں جو منبعِ حقیقی کی ذات کا پتہ دیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اب میں حضرت مسیح موعود کی ہزارہا پیشگوئیوں میں سے صرف چند پیشگوئیاں پیش کرتا ہوں جن میں سے بعض حضرت اقدس علیہ السلام کی کامیابی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق ہیں۔ بعض پیشگوئیاں آپ کے مخالفین کی ناکامی سے متعلق ہیں۔ بعض مختلف مذاہب اور ممالک کے لئے اتمام حجت ہیں۔ اور بعض عالمگیر حالات سے متعلق ہیں۔

اپنی کامیابی اور جماعت کی ترقی

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی، آپ کے غلبہ اور آپ کی نسل کے بکثرت پھیلنے، اور آپ کے دشمن رشتہ داروں کے مقطوع النسل ہونے کی زبردست پیشگوئیاں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دونگا مگر بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائیگی۔ ...."

"تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہونچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ ....

میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ .... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

اسی طرح آپ کا ایک الہام ہے۔ یَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (تذکرہ صفحہ ۵۰) یعنی لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے۔ اور اس کثرت سے آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے

اور فرمایا:۔

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت سے شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کر دوں گا اور تیری محبت دلوں میں بٹھاؤں گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

ایک الہام یہ ہے:۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرہ صفحہ ۲۶۰)

اسی طرح ۱۸۸۲ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:۔

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۰۸)

انگریزی زبان میں بھی آپ کی کامیابی کے متعلق یہ الہام ہوا:۔

"I will give you a large party of Islam"

یعنی میں تمہیں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت دوں گا۔

پھر ۱۹۰۶ء میں آپ نے وحی الٰہی کی بناء پر یہ پیشگوئی شائع فرمائی:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"

(تذکرہ صفحہ ۵۹۷)

ان پیشگوئیوں پر غور کیجئے اور سوچئے کہ کیا ایک بے سروسامان اور گمنام انسان کی قدرت میں ہے کہ وہ سالہا سال قبل اپنی عزت و اقبال، فتح و کامیابی اور اپنی جماعت کی ترقی کے متعلق از خود ہی ایسی زبردست پیشگوئیاں کرے۔ اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ ان کے وقت آپ کا یہ دعوے کہ لوگ مجھے مان لیں گے بظاہر ناممکن الوقوع تھا۔ نہ تو آپ کا خاندان پیروں یا عالموں کا خاندان تھا۔ کہ لوگوں کی کشش آپ کی طرف ہوتی۔ اور نہ ہی دنیوی اسباب کے لحاظ سے آپ کو کوئی خصوصیت حاصل تھی۔ کہ اسی وجہ سے لوگ آپ کی طرف توجہ کرتے۔ ہندوستانی ہونے کے ناطے غیر ممالک میں تو آپ کی مقبولیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ آج سے پچاس سال پہلے ہندوستان کے باشندے عرب، ایران اور دیگر ممالک میں حقیر سمجھے جاتے تھے۔ اسی طرح [illegible] بظاہر نظر آتا تھا کہ آپ ان علوم و فنون جدیدہ کے ماہرین تک اپنے خیالات پہنچا سکیں گے جو الہامات کو کبر دل سے بھی بدتر سمجھتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ ایسے لوگ آپ کی باتوں کو سن لیں گے بلکہ مان بھی لیں گے اور پھر کون یہ باور کر سکتا تھا کہ تہذیب دنیا سے منقطع افریقہ کے [illegible] وحشی اقوام بھی آپ پر ایمان لائیں گی

ان تمام [illegible] اور مشکلات کے باوجود یہ پیشگوئیاں جو امور غیبیہ پر مشتمل تھیں اپنے اپنے وقت پر نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوئیں اور آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذریت بھی عطا فرمائی اور بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہو گئے۔ جیسے صاحبزادی عصمت، بشیر اول، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، شوکت اور امۃ النصیر۔ اور آپ کے باقی بیٹوں اور بیٹیوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور اب ان کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ اللّٰھم زد فزد

آپ کے جدی بھائی جو اس وقت وافر تعداد میں [illegible] اور آپ کے دعوے الہام کے منکر اور سخت دشمن تھے وہ سب مقطوع النسل ہو گئے۔ اور پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو روز بروز ترقی دی اور آپ کے محبوں کے گروہ کو بڑھایا۔ اور بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ دنیا کے کناروں تک آپ کی دعوت کو پہنچایا اور ہر ایک قوم میں سے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ وحی بشارت تھی :-

انی حاشر کل قوم یأتونک جنبا۔ انی انرت مکانک۔ تنزیل من اللہ العزیز الرحیم (تذکرہ ص[illegible])

کہ میں ہر قوم سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کر دیا ہے۔

چنانچہ آج دنیا کا کوئی بر اعظم ایسا نہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نہ ہو۔ بھارت اور پاکستان کے علاوہ یورپ امریکہ افریقہ مشرق وسطے اور دیگر اسلامی و ایشیائی ممالک میں تین سو زاید مراکز اس چھوٹی سی جماعت کے قائم ہیں۔ اپنے محدود ذرائع کے باوجود کلیساؤں سے بھرے ہوئے ممالک میں اس جماعت نے تین سو اسی ۳۸۰ سے زاید مساجد تعمیر کیں۔ جہاں روزانہ پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا گونجتی ہے۔ قرآن مجید کے تراجم دنیا کی چودہ بڑی زبانوں میں کر کے شائع کئے۔ اور اب جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے اثر سے عالم عیسائیت میں ایک کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ چنانچہ غانا یونیورسٹی کے ایک عیسائی پروفیسر Sir G Williamson اپنی کتاب Christ or Muhammad میں لکھتے ہیں :-

"یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا، اب معرض خطر میں ہے۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے"

افریقہ کے ایک مشہور اخبار "ایسٹ افریقہ اینڈ روڈیشیا" نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا :-

"یوگنڈا میں عیسائیت کی پریشانی کا ایک اور سبب اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے اسلام کے متعلق ہمارا یہ پرانا تصور کہ وہ مر چکا ہے بالکل بے حقیقت ثابت ہوا ہے۔"

گزشتہ سال جب سوئٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ نے اپنی مسجد تعمیر کی تو وہاں کے ایک مشہور اخبار Schweizer Evengelist نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا :-

"...... جرمنی میں تعمیر شدہ اور زیر تعمیر مساجد کی مجموعی تعداد سات ہے۔ لنڈن۔ دی ہیگ۔ بیسل سنکی [illegible] میں بھی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں بھی ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ .... یہ مساجد اس [illegible] کی نشاندہی کر رہی ہیں کہ یورپ میں اسلامی مشنوں کا ایک جال بچھایا جا رہا ہے ان مشنوں کے قائم کرنے والے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں یعنی سنی اور شیعہ فرقوں سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان کا تعلق مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت سے ہے جسے بالعموم بدعتی سمجھا جاتا ہے۔ اس جماعت کا نام جماعت احمدیہ ہے....... احمدیہ تحریک اول و آخر ایک مشنری تحریک ہے....... یہ تحریک اپنے مشن زیادہ تر مغربی افریقہ میں اور پھر یورپ اور امریکہ میں قائم کر رہی ہے........ یورپ کی مساجد صرف اس غرض سے ہی قائم نہیں کی گئیں کہ مسلمان ان میں عبادت کریں بلکہ تبلیغ اسلام کی ساری مہم ان مساجد کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ مساجد سے ملحق اجلاس کے کمرے اور لائبریریاں وغیرہ بھی ہوتی ہیں تاکہ ان میں جماعت کے افراد مل کر اپنی مساعی اور سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔"

انگلستان کے مشہور عالم اور مورخ پروفیسر ٹائن بی Professor Toynbee نے اپنی کتاب Civilization on Trial میں صفحہ ۲۰۴ پر یہ لکھا ہے کہ :

"مغرب سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں اب اسلام میں پھر جوش پیدا ہو رہا ہے اور اس میں ایسی روحانی تحریکات جنم لے رہی ہیں جو ممکن ہے آئندہ جا کر عالمگیر مذہب اور تہذیب کی بنیاد بن جائیں۔ مثلاً احمدیہ تحریک ہے"

سلسلہ احمدیہ کی اس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر ۱۹۳۲ء میں سلسلہ کا سخت ترین دشمن مولوی ظفر علی خاں جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے اخبار زمیندار مورخہ ۲۴ر اکتوبر میں یہ لکھنے پر مجبور ہوا کہ :-

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی نظر آ رہی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر، جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی .... پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"

پس یہ تمام بشارتیں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ اور مخالفین احمدیت ہم بخود اور حیران ہوتے جا رہے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا تھا ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

پیشگوئی مصلح موعود

۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور میں چالیس دن تک خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور تضرع سے دعائیں فرمائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ایک عظیم الشان بشارت دی جو یہ ہے :-

تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا......... وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا۔ .... فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر۔ مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

یہ وہ شاندار پیشگوئی ہے جس میں پسر موعود کے متعلق واضح اور تفصیلی رنگ میں خبر دی گئی ہے کہ وہ کن صفات کا حامل ہو گا۔ کسی کاذب کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ ایسی تفصیلی پیشگوئی شائع کرے۔ اور پھر اس کے تمام اجزاء من و عن پورے ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی بڑھاپے میں ہوئی تھی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ آپ کے ہاں اولاد ضرور ہو گی۔ اور پھر اگر ہوئی تو زندہ رہے گی۔ اور لمبی عمر پائے گی۔ اور اگر زندہ رہی تو اس میں یہ یہ خوبیاں ہوں گی۔ حالانکہ کئی ذہین اور عقلمند لوگوں کی اولاد انتہائی غبی اور جاہل ہوتی ہے۔ اور کئی دیندار لوگوں کی اولاد بے دین محض نکلتی ہے لیکن آپ کمال تحدی سے یہ پیشگوئی فرماتے ہیں کہ لڑکا ہو گا اور ضرور ہو گا۔ وہ لمبی عمر پائے گا۔ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی وغیرہ ذالک

آپ کی یہ پیشگوئی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ جس کا مصداق خدا کا زندہ نشان آج بھی ہم لوگوں میں موجود ہے یعنی جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ۔ کیونکہ آپ کے اوصاف اور آپ کی خلافت کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ ہی اس عظیم الشان خدائی کلام کے مصداق ہیں۔ جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی خلافت کو نوازا ہے اور اس کے ہر پہلو کو اپنی برکت سے ممسوح کیا ہے اس کی نظیر کسی اور جگہ نہیں ملتی زمین کے کناروں تک آپ نے شہرت پائی اور اکناف عالم.......

مجھے میرا مطاع حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیوں پیارا ہے

مکرم بابو محمد یوسف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جموں - کشمیر

۱- میرا مطاع حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ملک عرب اور قریش خاندان میں ۵۷۰ء میں پیدا ہوا۔ آپؐ کا نام محمدؐ رکھا گیا جس کے معنے ہیں "بہت تعریف کیا گیا"۔ جب آپؐ پیدا ہوئے تو دنیا میں عام طور پر اور ملک عرب میں خاص طور پر طرح طرح کی اخلاقی، سماجی اور سیاسی برائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ جن میں سے چند کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے

(۱) لوگ شرک اور توہم پرستی میں مبتلا تھے۔ اور بری طرح مبتلا تھے۔

(۲) شراب کے سخت عادی تھے۔ اور شراب کے نشہ میں مدہوش ہو جانا اور [illegible] کرنے لگنا ان کے نزدیک خوبی سمجھا جاتا تھا۔ امراء کی مجالس میں دن میں کئی کئی بار شراب کا دور چلتا تھا۔

(۳) جوا ان کا قومی کھیل تھا۔ جوا کھیلنے والوں میں یہ معاہدہ ہوتا تھا کہ جو جیت جائے وہ جیتے ہوئے مال سے اپنے دوستوں اور اپنی قوم کی دعوتیں کرے

(۴) عورتوں کو ذلیل سمجھا جاتا تھا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اور بعض قبائل میں یہ بڑی عزت کی بات سمجھی جاتی تھی کہ باپ اپنی لڑکی کو مار ڈالے کیونکہ وہ اپنے آپ کو ایسی مجبوریوں میں دیکھ کر کہ ان کی لڑکیوں کے لئے ان کی شان کے مطابق رشتے نہیں ملیں گے لڑکیوں کو یا تو زندہ دفن کر دیتے تھے یا گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے۔ اس میں ایک جاہلانہ جذبہ یہ بھی کارفرما ہوتا تھا کہ وہ کسی کو داماد کی صورت میں اور خود کو خسر کی صورت میں برداشت نہ کر سکتے تھے۔

(۵) قبائلی لڑائیاں عام ہوتی تھیں اور بات بات پر خونریزیاں ہو جاتی تھیں۔ اس کا یہ پہلو تو نہایت دردناک اور وحشت اثر ہوتا تھا کہ دشمن کا پیٹ چاک کر کے ان کے کلیجے چبا جایا کرتے تھے۔ ناک کان کاٹ دیتے اور آنکھیں نکال دیا کرتے تھے

(۶) غلامی کا عام رواج تھا۔ طاقتور قبائل ارد گرد کے کمزور قبائل کے آدمیوں کو پکڑ کر لے جاتے تھے اور انہیں غلام بنا لیتے تھے۔ غلاموں کو تشدد اور ظلم کا شکار بنایا جاتا تھا۔

(۷) مسافروں کو لوٹ لیتے اور قتل کر ڈالتے تھے۔ اور رہزنی کی وارداتیں اتنی عام تھیں کہ اکیلے دکیلے آدمی کے لئے سفر پر نکلنا ناممکن تھا۔

(۸) لوگ جاہل تھے اور علم کے لحاظ سے بہت پیچھے تھے۔

۲- مجھے میرا مطاع آقائے نامدار حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے پیارا ہے کہ جب آپؐ کی وفات ۸ جون ۶۳۲ء کو ہوئی تو اس وقت لاکھوں انسان شرک کو چھوڑ کر توحید اختیار کر چکے تھے۔ آپ نے وحشی درندہ قوم اور بدخصلت انسانوں کو انسانی عادات سکھائے۔ ان کو تعلیم یافتہ انسان بنایا اور ان کا سچے خدا کے ساتھ تعلق جوڑ دیا۔ اور ان میں بنی نوعِ انسان کی خدمت کا جذبہ پیدا کر دیا۔

ہجرت کے چوتھے سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حکم نازل ہوا کہ مسلمانوں کے لئے شراب حرام کی جاتی ہے۔ اس حکم کا اعلان ہوتے ہی مسلمانوں نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور اس روز مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہتی رہی۔

۳- میرا مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے اس لئے پیارا ہے کہ آپؐ کو اپنی زندگی میں کئی دوروں میں سے گذرنا پڑا۔ مثلاً یتیمی، غریبی، بکریاں چرانا، تجارت کرنا، شادی کرنا، بچوں والا ہونا، محکومیت، جرنیلی، جنگ کرنا، حکومت کرنا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آپؐ اپنے ہر دور میں بنی نوعِ انسان کے لئے ایک قابلِ تقلید اور بے مثال نمونہ بنے۔ کامل نمونہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام عیوب سے پاک ہو چنانچہ اللہ تعالےٰ میرے مطاع کی زبان سے قرآن میں کہلواتا ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ یعنی اے نبی تو دنیا میں یہ اعلان کر دے کہ نبوت و رسالت اور قرب الٰہی کے زمانہ کا تو ذکر ہی کیا میں نے قبل از نبوت کی زندگی بھی تمہارے اندر گذاری ہے تم میں سے کوئی ہے جو میری زندگی کے کسی لمحہ پر انگلی رکھ سکے ؟!

پھر چونکہ کامل نمونہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام اوصافِ حسنہ کا کاملہ کا مالک ہو اس لئے قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ یعنی اے رسول! آپ تو جامع اخلاقِ عالیہ ہیں۔ اور یہ شہادت صرف قرآن کی نہیں بلکہ آپؐ کے شدید ترین معاندین نے بھی یہی شہادت دی ہے۔

جب آپؐ بادشاہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت بھی آپ سادہ زندگی اختیار کرتے ہیں اور اپنے آپ کو قوم کا خادم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں آپؐ اپنا نظریہ پیش کرتے ہیں سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ یعنی جب اللہ تعالےٰ بادشاہت اور سرداری عطا فرما دے تو سمجھ لے کہ آج سے مجھے قوم کا خادم بنا دیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص جب آپؐ کے سامنے کانپنے لگا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تو عرب کی ایک غریب بیوہ کا بیٹا ہوں۔ اور وہ غربت کی وجہ سے سوکھا ہوا باسی گوشت بھی استعمال کر لیا کرتی تھی۔ تم مجھ سے کیوں ڈرتے ہو۔ !! حکومت ملنے پر بھی آپ نے کبھی یہ پسند نہیں فرمایا کہ قیصر و کسریٰ کے درباروں کی طرح کوئی شخص آپؐ کے سامنے کھڑا رہے۔

آپؐ اتنے عادل تھے کہ آپؐ کا پیارا اُسامہ رضی اللہ عنہ جب ایک مجرم کی سفارش لے کر آپ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ یعنی کیا جس مجرم کے لئے خدا کا قانون سزا کی سفارش کرتا ہے تم اس کے چھوڑ دینے کی سفارش کرتے ہو ؟ پھر فرمایا لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا کہ یہ مجرم تو دور سے میری برادری کا ہوگا اگر میری پیاری لختِ جگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔!

جب مکہ فتح ہوتا ہے تو آپ ایک فاتح بادشاہ کی حیثیت سے اپنے دس ہزار جاں نثار قدوسیوں کی معیت میں مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اسی مکہ میں جہاں سے چند سال قبل آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو دنیا کے تمام مروجہ اور ممکنہ مظالم کا تختۂ مشق بنا کر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ اور آپ کا وطنِ مالوف آپ سے چھین لیا گیا تھا۔ آپؐ کے وہ تمام دشمن جو آپؐ کے لئے اور آپؐ کے متبعین کے لئے ایذائیں ایجاد کیا کرتے تھے۔ جنہوں نے آپ کے صحابہ کو تپتی ہوئی ریتوں پر ننگے بدن لٹایا تھا اور نوکیلے پتھروں پر گھسیٹا تھا۔ اور آپ کے گلے میں پٹکے ڈال کر دم گھونٹا تھا اور مختلف جنگوں میں آپؐ کے صحابہ کو شہید کیا تھا وہ سب مکہ میں موجود تھے۔ اور پھر وہ لوگ بھی موجود تھے جو خاندانِ رسالت کو دکھوں اور مصائب میں مبتلا کرنے کے علاوہ گالیاں دیا کرتے تھے یہ سب مکہ میں موجود تھے اور مفتوح اور بے بس تھے۔ وہ جنگی مجرم بھی تھے اور اپنی بے شمار زیادتیوں کے لئے سخت ترین سزا کے مستحق بھی تھے۔ ان میں سے ہر شخص اپنی کارستانیوں کے باعث خائف تھا۔ اور ہر شخص کو یقین تھا کہ اسے قتل کی سزا ہی دی جائے گی۔ لیکن میرے رحمۃ للعالمین مطاع نے دنیا کی تاریخ میں ایک بالکل انوکھا اور بالکل بے مثال فیصلہ صادر فرمایا

اِذْهَبُوا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو رہتی دنیا تک تاریخ عالم کا سرمایہ افتخار رہے گا۔ اور یہ ایسا فیصلہ تھا جس نے صنادید عرب کی گردنیں اسلام کی دہلیز پر جھکا دیں۔ سے کوئی ماں کا لعل جو اپنے خون کے پیاسے دشمنوں پر لپیا غلبہ اور تسلط پانے کے بعد یہ کہہ سکے کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے

وہ ایک ہی ماں کا لعل تھا جو آمنہ نے جنا تھا۔ اور اسی لئے وہ رحمۃ للعالمین کہلایا اور اسی لئے وہ میرا مطاع ہوا اور اسی لئے وہ مجھے پیارا ہے۔

۴- مجھے میرا مطاع اس لئے بھی پیارا ہے کہ وہ اپنوں اور بیگانوں میں تعریف کے ساتھ یاد کیا گیا۔ چنانچہ بھارت کے مایۂ ناز لیڈروں مہاتما گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نے بھی تعریف کی ہے۔ گاندھی جی نے ینگ انڈیا میں لکھا تھا کہ :-

"کئی بار رسالت پناہ نے اپنی جان خطرہ میں ڈالی آپ کا اللہ تعالےٰ پر ایمان نہایت ہی قوی غیر متزلزل اور اَن مٹ تھا۔ بے شمار مصائب اور بے حد تکالیف پر بھی آپ ہشاش بشاش رہتے تھے کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ خدائے عزوجل آپ کا معاون ہے۔ اور آپ نیابتِ حق کا فرض ادا کر رہے ہیں"

اسی طرح پنڈت نہرو "تلاش ہند" میں تحریر فرماتے ہیں

"ان فتوحات کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ اس قوم کے کارنامے ہیں جو عرب کے ریگستانوں سے نکلی تھی ...... غیر معمولی طور پر ان کی قوتوں کے ابھرنے کا سبب ان کے پیغمبر کی وہ شخصیت تھی جس میں اصل الاصول انقلاب کی قوتیں بھری تھیں اور ان کی یہ تعلیم کہ دنیا میں سب انسان بھائی بھائی ہیں۔"

نئے موصی حضرات متوجہ ہوں

جن احباب و خواتین نے حال ہی میں وصیتیں کی ہیں ان میں سے جنہوں نے ابھی تک چندہ شرط اوّل و اعلانِ وصیت کی رقم ارسال نہیں فرمائی وہ جلد ارسال فرما دیں تاکہ وصایا جلد منظور ہو سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اُذکروا موتاکم بالخیر

مکرم سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم یادگیری کی المناک وفات

از مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج صوبہ میسور

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا
یہ تو رستہ ہے کا نہیں پیارو مکاں
چل بسے سب انبیاء و راستاں

خاندان حضرت سیٹھ شیخ حسن رضی میں المناک سانحہ

ابھی چند ماہ پیشتر مکرم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم قریباً باسٹھ سال کی عمر کو پہنچ کر اپنے خدا کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ابھی تک خاندان حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی یادگیری اور جماعت احمدیہ یادگیر و حیدر آباد کو وہ صدمہ بھولا نہ تھا کہ ناگاہ انہیں ایک اور صدمے سے دوچار ہونا پڑا ہے جو ان کے موجودہ حالات میں پہلے صدمہ سے بھی زیادہ شدید قرار دیا جا سکتا ہے۔ یعنی مرحوم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب کے فرزند اکبر مکرم سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب عین عالم شباب میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس نوجوان نے نہایت مختصر زندگی پائی اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد صرف چار ماہ کی قلیل مدت میں مرحوم نے تمام کاروبار تجارت اور خانگی معاملات اپنے کنٹرول میں لے لئے تھے اور ان تمام ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا تھا۔ کہ اچانک چند روز تک عارضہ قلب میں مبتلا رہ کر مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۴ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم کے اس قلبی عارضہ کا علم سوائے قریبی متعلقین کے کسی کو نہ تھا۔ ۱۳ دسمبر کی صبح کو نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دل میں تکلیف محسوس کی جب کہ وہ حیدر آباد شہر میں اپنے خسر محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب [illegible] چنتہ کنٹہ کے ہاں مقیم تھے۔ تکلیف محسوس کرنے کے تھوڑی دیر بعد اپنے ایک عزیز کو ڈاکٹر کو بلوانے بھجوایا۔ لیکن ابھی ڈاکٹر پہنچا بھی نہ تھا کہ مرحوم کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ اور مرحوم لیٹے لیٹے یوں دکھائی دیتے جیسے گہری نیند سو رہے ہوں۔ ہارٹ سپیشلسٹ گھر پر پہنچ کر ایک گھنٹہ تک مرحوم کو زندہ سمجھ کر طبی معائنہ میں مصروف رہا۔ اور پورے ایک گھنٹہ کے بعد اسے وفات کا یقین ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال تھی۔

بمبئی میں مرحوم کی وفات کی اطلاع

نظارت دعوت وتبلیغ قادیان کے حکم کی تعمیل میں خاکسار والا انڈیا یوکرسنک کانگرس [illegible] بمبئی میں تبلیغی تعاون کے سلسلہ میں گیا ہوا تھا حیدر آباد دکن اور یادگیر کی جماعتوں کے بہت سے والنٹیئرز بھی اس کانگریس کے انعقاد کے موقعہ پر لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ انہی میں مرحوم کا ایک چھوٹا بھائی عزیز عبد الصمد صاحب سلمہ اور مرحوم کے بعض دوسرے رشتہ دار اور یادگیر کے مقامی مبلغ بھی تھے۔

عین اس وقت جبکہ بمبئی میں ہمارا تبلیغی پروگرام اختتام کو پہنچ رہا تھا اور ہم سب لوگ اس امر پر خوشی منا رہے تھے کہ الحمد للہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تبلیغی موقعہ سے فائدہ اٹھانے کا خوب موقعہ ملا ہے۔ کہ اچانک مرحوم کی وفات کا تار پہنچا۔ جس نے ہم تمام افراد میں رنج و غم کی لہر دوڑا دی۔ اور اداسی چھا گئی۔

مگر اللہ تعالیٰ کی تلخ تقدیروں کو بھی صبر اور ہمت اور دعاؤں سے برداشت کرنا مومنانہ شیوہ ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اسی پر عمل پیرا ہونے کی سب کو توفیق ملی۔

صدمہ کی شدت کو کم کرنے کے لئے خدائی تصرف

خاکسار بھی مرحوم کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے پہلے بمبئی سے یادگیر پہونچا۔ اور پھر یادگیر سے حیدر آباد پہونچ گیا۔ ٹھیک اس وقت جب کہ مرحوم کے تمام عزیز واقارب تجہیز و تکفین اور تدفین کے بعد حیدر آباد میں موجود تھے اور اس بھاری صدمے سے سخت نڈھال تھے، خدائی تصرف کے ماتحت مرحوم کا چھوٹا بھائی عزیز منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بیہوش ہو گیا۔ اس پر وہ تمام رشتہ دار جو مرحوم کی جدائی پر سوگوار تھے عزیز منصور احمد کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں ایسے منہمک ہوئے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اس نئے فکر نے وہ صدمہ بھلا دیا ہے۔

مرحوم کا بچپن اور تحصیل علم کا زمانہ

مرحوم کی زندگی کی کم وبیش اہم منزلیں تو اکساروں کی آنکھوں کے سامنے طے ہوئی ہیں۔ مرحوم کو تحصیل علم کا بہت شوق تھا۔ اور خداداد معلومات بھی خدا کے فضل سے مرحوم کے اندر تھیں۔ لیکن اپنے والد محترم کی دائمی علالت کے پیش نظر مرحوم اپنا علمی ذوق پورا نہ کر سکے۔ بلکہ مرحوم نے اپنا یہ شوق بطیب خاطر اپنے والد محترم کی تیمارداری پر نثار کر دیا۔ اور اپنے والد صاحب کے آخری سانس تک ان کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ اور اپنے علمی ذوق وشوق کو اپنے دو چھوٹے بھائیوں کو تعلیم دلانے پر وقف کر دیا۔ خدا کرے مرحوم کی یہ قربانی بپایۂ قبولیت وتکمیل پہونچے۔

اگرچہ مرحوم کی اپنی تعلیم نامکمل رہی لیکن مرحوم نے اپنی ہمت اور قابلیت سے دینی اور دنیوی تعلیم میں کافی دسترس حاصل کر لی تھی۔ اور اپنے ہم عمر نوجوانوں میں قابلیت کے اعتبار سے اپنے اندر ایک امتیاز پیدا کر لیا تھا۔ ابھی جوانی کا آغاز تھا لیکن دینی اور دنیوی ترقی کے آثار مرحوم کے اندر نمایاں طور پر نظر آنے لگے تھے۔ ؎

درختے کہ نکوست از بہارش پیدا ست

مرحوم میں خدمت دین کا جذبہ

ہر دینی تحریک میں حصہ لینے اور اپنی خاندانی روایات کو پوری شان سے برقرار رکھنے کی مرحوم میں جھلک نظر آتی تھی۔ اپنے والد مرحوم اور دادا جان رضی اللہ عنہما کے نیک نمونوں کو مشعل راہ بنا کر دوسرے نوجوانوں سے بڑھ کر ہر کام میں حصہ لیتے اور سلسلہ کے کاموں میں مشکلات کے وقت اپنا خصوصی پارٹ ادا کرتے۔

مرحوم کی آخری مخلصانہ دینی خدمت

مرحوم کو عارضۂ قلب لاحق ہو چکا تھا۔ اسی اثناء میں بمبئی سے اور مرکز سے یوکرسنک کانگریس کے سلسلہ میں والنٹیئرز اور جیب کار بمبئی بھجوانے کی تحریک پہنچی۔ ادھر قادیان کا جلسہ سالانہ بھی قریب آ چکا تھا جس میں یادگیر کے قافلہ کو بھجوانا تھا۔ مرحوم نے بمبئی کے لئے اپنی جیپ کار پیش کی اور اسے کافی رقم خرچ کر مرمت کروایا اور پٹرول وغیرہ کے اخراجات کا انتظام کیا۔ اور خود بھی بمبئی جانے کے لئے تیار تھے مگر ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت سفر کی اجازت نہ تھی اس لئے بمبئی تو نہ جا سکے البتہ اپنی بیماری کی پروا نہ کرتے ہوئے قادیان جانے والے وفد کی سیٹوں کا انتظام کرنے کے لئے حیدر آباد پہنچ گئے۔ اور ۲۸ سیٹوں کی ریزرویشن کا انتظام مکمل کرنے کے بعد اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

حرف آخر

مرحوم کی وفات کا المناک سانحہ مرحوم کی والدہ محترمہ، اہلیہ صاحبہ، بہنوں اور بھائیوں اور جملہ پسماندگان کے لئے بہت ہی سخت اور صبر آزما ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مومن کے لئے تو ہر واقعہ سبق آموز ہوتا ہے یہ واقعہ معمولی نہیں خدا تعالیٰ کی تلخ تقدیر ہے۔ اس لئے خاندان حضرت سیٹھ حسن صاحب رضی اور جماعت احمدیہ یادگیر کے تمام افراد کو اپنے پیارے آقا کے یہ الفاظ دہرانے چاہئیں کہ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر اور سب کو صبر اور دعاؤں سے کام لے کر قدم آگے بڑھانا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ یہ مخلص خاندان پہلے ہی اس پر عمل پیرا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی آزمائش مومن پر اس لئے آتی ہے کہ وہ صبر کا امتحان کر کے اپنی رضا کی خلعت سے نوازے اور انہیں کا مرتبہ بڑھائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب کے مقام سے نوازے۔ آمین۔

ربوہ کی مقدس سرزمین

بقیہ صفحہ ۳

جلسہ سالانہ کی ایک ضمنی غرض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی ایک ضمنی غرض یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا، اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ یہ غرض امسال بھی کماحقہ تمام پوری ہوئی۔ جلسہ سے ایک روز قبل یعنی مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ احباب ہزاروں کی تعداد میں ربوہ پہونچ چکے تھے اس لئے نماز جمعہ مسجد مبارک کی بجائے جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ کی اس غرض کو روشنی ڈالتے ہوئے ان جملہ احباب کے نام پڑھ کر سنائے جو سال کے دوران میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے اور پھر نماز جمعہ کے بعد ان سب اور دیگر وفات یافتہ افراد کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور اس طرح ہزاروں ہزار احباب نے اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔

ایمان افروز تقاریر

جلسہ سالانہ کے ایام میں دن کے اوقات میں حسب معمول چھ اجلاسات منعقد ہوئے جن میں ہزاروں ہزار افراد کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے روح پرور افتتاحی و اختتامی پیغامات سے مستفیض ہونے کے علاوہ علماء کرام کی زبانی ایمان ویقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق ومعارف سننے کے مواقع میسر آئے الغرض خدا کے فضل سے یہ جلسہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور روحانی نعمتوں کا موجب ہوا۔ الحمد للہ

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ایک اہم ارشاد

اخبار بدر کی گذشتہ اشاعت میں احباب جماعت کو رمضان المبارک کے مہینہ میں صدقہ و خیرات اور ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی تحریک کی گئی تھی۔ ذیل میں صدقات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طرف فوری طور پر توجہ کر سکیں

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندہ کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں روکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے اس ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔

رمضان المبارک کے مقدس ایام میں صدقہ و خیرات کے لئے خاص ایام ہیں احباب جماعت کو چاہیئے کہ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم مرکز میں بھجوا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

شادی کی مبارک تقریب

بقیہ صفحہ اول

مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے اس کا آغاز کیا جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ شادی کی اس بابرکت تقریب میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، مختلف بیرونی جماعتوں کے امراء اور دیگر احباب جماعت کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

ادارہ بدر اس بابرکت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام مقدس افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔ اس موقعہ پر قادیان میں بھی اجتماعی دعا ہوئی۔

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دو نکاحوں کی مبارک تقریب

مورخہ ۲۸ دسمبر کو نماز ظہر و عصر کی ادائی کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح محترمہ صاحبزادی امۃ الحسیب صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر طے پایا۔ مکرم مرزا انس احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے پوتے ہیں۔ اور صاحبزادی امۃ [illegible] حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی پوتی ہیں۔

۲۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ [illegible]

ماہنامہ "الفرقان" اور احباب کا فرض

● حضرت امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد:۔

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ ایک لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

● حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اُس غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور غیر کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ صرف یا دہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اس رسالہ کی غرض و غایت بصورت احسن پوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پوری شان کے ساتھ ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کرے۔" خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۹-۱۱ (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۵۹ء)

رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے!

مینجر الفرقان ربوہ

اعلاناتِ نکاح

مکرم و محترم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل آسنور نے مندرجہ ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ مکرم خواجہ ماسٹر منور احمد صاحب ڈار ابن حضرت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈار مرحوم سکنہ آسنور کشمیر کا نکاح محترمہ نعیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم جناب ماسٹر نور احمد صاحب سکنہ کوریل کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر ہوا

۲۔ مکرم خواجہ ماسٹر ولی محمد صاحب ڈار ابن خواجہ خیر محمد صاحب سکنہ سندہ براری کشمیر کا نکاح محترمہ مبارکہ بانو صاحبہ بنت خواجہ غلام محمد صاحب ڈار مرحوم (ابن حضرت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈار مرحوم) کے ساتھ مبلغ پانچ سو روپیہ مہر پر [illegible] ہے۔

۳۔ مکرم خواجہ غلام [illegible] صاحب [illegible] مکرم ماسٹر [illegible] صاحب [illegible] آف [illegible] کا نکاح [illegible] صاحبہ [illegible] صاحب [illegible] مبلغ پانچ سو روپیہ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] تعلقات کو جانبین کے لئے [illegible] بنائے۔ اور دین و دنیوی لحاظ سے باعث رحمت بنائے۔

خاکسار [illegible]

جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن احمدیہ کشمیر

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

تحریک جدید کا تیسواں مالی سال

احباب جماعت کی ذمہ داریاں

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ نومبر ۱۹۶۴ء میں فرمایا جس کی اطلاع بذریعہ اخبار بدر اور سرکلر احباب جماعت ہندوستان تک پہنچا دی گئی۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی ضروریات اور وقت کے تقاضا کے مدنظر ارشاد فرمایا تھا کہ :-

"تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے دوست قربانی کریں اور پچھلے سال سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کی مدد کرے۔ آمین"

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل التبشیر تحریک جدید کا ایک پیغام بھی [illegible] پہنچایا گیا تھا جس میں محترم نے تحریک جدید کے عظیم الشان نتائج کی وضاحت کرتے ہوئے اس کو مزید وسعت دینے کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ ہر شخص کو کم از کم دس روپیہ وعدہ کر کے [illegible] تحریک میں شامل ہونا چاہئیے اور صاحب حیثیت احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ سے اسلام کی جو خدمت سرانجام دی جا رہی ہے وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔ شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کو چند سالوں کے لئے جاری فرمایا تھا مگر اب اس کی افادیت کے پیش نظر حضور نے تحریک جدید ایک مستقل حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اور جماعت کے ہر دوست کا یہ فرض ہے کہ وہ حسب توفیق اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی [illegible] کا وارث بنے۔

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا دوسرا مہینہ گذر چکا ہے چاہئیے تھا کہ اب تک تمام دوستوں کی طرف سے [illegible] مکمل ہو کر [illegible] پہنچ جاتیں مگر تا تاریخ [illegible] [illegible] [illegible] احباب [illegible] نئے سال کے مرکز میں نہیں بھجوا [illegible] جماعت اور عہدیدار [illegible] خدمت [illegible] ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کے کام کی تکمیل کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور جو جماعتیں اور احباب نئے سال کے وعدے تا حال نہ بھجوا سکے ہوں ان کو چاہئیے کہ وہ جلد از جلد اس طرف توجہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے درج ذیل ہے :-

"ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر موصی [illegible] کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے اور ان وعدوں کی اطلاعات مرکز کو دے اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے اور ہر دور [illegible] سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرے۔"

مجھے امید ہے کہ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان تحریک جدید اور سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان اور مبلغین کرام، دوستوں پر تحریک جدید کی اہمیت اور فرضیت مستحضر کرتے ہوئے جلد از جلد وعدوں اور وصولی کے کام کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کی دوسری فہرست رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بغرض دعا حضور کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ دوست اس سے قبل اپنے وعدوں کی فہرست مرکز میں بھجوا دیں گے۔ اور جو دوست اپنے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی کر سکیں وہ ادائیگی کر کے بروقت اطلاع دیں تا کہ ان کے نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں شامل ہو سکیں اور ایسے تمام دوست اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے حقدار بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تصدیقی فارم

لجنہ [illegible] کے تصدیقی فارم متعلقہ جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں تصدیق کے لئے بھجوائے گئے [illegible] اپنے تصدیقی [illegible] درخواست ہے کہ فارم جلد از جلد [illegible] ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری [illegible] تصدیقی [illegible]

خبریں

دہلی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ داس کمیشن نے مرکزی حکومت کے ملازموں کا مہنگائی الاؤنس بڑھانے کے متعلق جو رپورٹ پیش کی تھی بھارت سرکار نے اسے مکمل طور پر منظور کر لیا ہے۔ نئی شرحوں کا اطلاق یکم اکتوبر ۱۹۶۴ء سے ہو گا۔ اس کے نتیجہ میں مرکزی حکومت کے بجٹ میں ۳۰ کروڑ روپے کا اضافہ ہو گا۔

جموں ۔ ۱۴ر جنوری ۔ آج نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکرٹری میر قاسم نے یہاں اعلان کیا ہے کہ کل رات نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے نیشنل کانفرنس کو مکمل طور پر کانگریس میں مدغم کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج کانگریسی لیڈروں سے کہیں گے کہ وہ کانگریس کا کام ریاست میں شروع کر دیں۔

بمبئی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ [illegible] بایاں بازو کمیونسٹ [illegible] نے کل بمبئی [illegible] حملہ [illegible] کرتے ہوئے کہا [illegible] بایاں بازو کمیونسٹوں کی اجتماعی گرفتاریوں کا مقصد ایوزلیشن کو دہشت زدہ کرنا ہے اور بھارت گیر تحریک کو کچلنا ہے۔ مگر کمیونسٹ پارٹی ایسے دباؤ کے سامنے ہرگز نہیں جھکے گی۔ اور نہ ہی یہ اپنی [illegible] تحریک واپس لے گی آپ نے کہا [illegible] بایاں بازو کمیونسٹوں کی اجتماعی گرفتاری [illegible] کرتی ہیں کہ کانگرس گورنمنٹ ملک پر حکومت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ مرکزی [illegible] ہوم منسٹر شری نندہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ کے پاس اس امر کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ بایاں بازو کمیونسٹ ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ لیکن انہوں نے ابھی تک اسکا انکشاف نہیں کیا۔

نئی دہلی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے بائیں دھڑے کی کمیونسٹ پارٹی بھارت سرکار کا تختہ الٹنے کے لئے احتجاجی تحریک شروع کرنے والی تھی۔ یہ انکشاف ان دستاویزات سے ہوا ہے جو بھارت سرکار کے قبضہ میں ہیں۔ یہ دستاویز بنگالی میں ہے اور یہ بائیں دھڑے کی کمیونسٹ پارٹی نے ایک کتابچہ کی صورت میں اپنے سرکردہ ممبروں میں تقسیم کی تھی۔

لنڈن ۔ ۱۴ر جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور ملائشیا کی سرکاروں نے انڈونیشیا کے امکانی حملہ کے مقابلہ کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں کیونکہ اتحادی سبھا سے الگ ہونے کے بعد انڈونیشیا کی طرف سے ملائشیا پر حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ برطانیہ سے پیراشوٹ رجمنٹ کا ایک دستہ ملائشیا کے لئے روانہ ہو گیا۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ ملائشیا کے ساتھ کئے گئے وعدے پورے کرے گا۔ اور اس کے دفاع میں پوری مدد دے گا۔

نئی دہلی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ پنجاب پولیس نے پنجاب سے دہلی کو چینی کی سمگلنگ اور دہلی سے یو پی کو گندم کی سمگلنگ روکنے کے لئے انتظامات کڑے کر دئے ہیں۔

راولپنڈی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ مس فاطمہ جناح نے اعلان کیا ہے کہ وہ صدارتی انتخاب میں ناکامی کے باوجود حقیقی جمہوریت کے قیام کے لئے کام کرتی رہیں گی۔ مس جناح نے کہا ہے کہ صدارتی انتخاب میں کئی بے ضابطگیاں اور بدعنوانیاں ہوئی ہیں۔ ان میں سرکاری مشینری کی طرف سے مداخلت کی گئی ہے۔ صدارتی چناؤ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ نہیں ہوئے۔

راولپنڈی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ مسٹر ایوب نے دوبارہ صدر منتخب ہوتے ہی بھارت کے خلاف زہر اگلنے کا کام پھر شروع کر دیا۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں [illegible] امریکہ بھارت کو جو فوجی امداد دے [illegible] کے لئے گہری تشویش کو [illegible] [illegible] چین کے حملہ کا [illegible] خطرہ [illegible] ہے۔ بھارت امریکی ہتھیاروں سے پچھلے ۱۷ برسوں کی طرح آئندہ بھی ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔

نئی دہلی ۔ ۱۴ر جنوری ۔ جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد کل شام دہلی پہنچے۔ چار ماہر ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا۔ شری لال بہادر شاستری اور شری نندہ نے ٹیلیفون پر بیمار پرسی کی۔

نیا نمبر خریداری نوٹ فرمالیجئے

جملہ خریداران بدر کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ کے پتوں کی نئی چٹیں چھپوائی گئی ہیں جو بدر کے آئندہ پرچے (۱۴ر جنوری) سے لگائی جائیں گی۔

لہٰذا مہربانی فرما کر اپنا نیا نمبر خریداری نوٹ فرمالیں اور آئندہ دفتر ہٰذا کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمادیں

مینیجر بدر قادیان